

إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسْجِدَ اللَّهِ
مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

مساجد کا بیان

مُحَمَّد قَبْلَ كَيْدَانِي

حَدِيث
پبلیکیشنز



25

کتاب المساجد

مساجد کا بیان

مختار و قیام کیلانی

حکایت پبلیکیشنز

2- شیش محل روڈ، لاہور، پاکستان

فہرست

نمبر شمار	اَسْمَاءُ الْاَبْوَابِ	نام ابواب	صفحہ نمبر
1	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	8
2	النَّیَّةُ	نیت کے مسائل	75
3	الْغَرَضُ مِنْ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ	مسجد کی تعمیر کا مقصد	76
4	اَیْنَ یُنْبِی الْمَسْجِدُ؟	مسجد کہاں تعمیر کی جائے	78
5	تَسْمِیَةُ الْمَسْجِدِ	مسجد کا نام رکھنا	80
6	کَرَاهِیَةُ زُخْرَفَةِ الْمَسْجِدِ	مسجد کی تعمیر میں نقش و نگار کی کراہت	81
7	ثَوَابُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ	مسجد کی تعمیر کا ثواب	83
8	اَهْمِیَّةُ الْمَسْجِدِ	مسجد کی اہمیت	87
9	وُجُوْبُ اِتِّیَانِ الْمَسْجِدِ	(نماز کے لئے) مسجد میں آنا واجب ہے	90
10	فَضْلُ الْمَسْجِدِ	مسجد کی فضیلت	93
11	فَضْلُ مَسْجِدِ الْحَرَامِ	مسجد حرام کی فضیلت	98
12	فَضْلُ الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی	مسجد اقصیٰ کی فضیلت	100
13	فَضْلُ مَسْجِدِ النَّبِیِّ ﷺ	مسجد نبوی ﷺ کی فضیلت	101

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيعُ الدُّعَاۤءِ

”میرا رب یقیناً دعا سننے والا ہے۔“

حمد و ثناء صرف اس اللہ کے لئے جو تنہا اور لا شریک ہے
..... جو حی اور قیوم ہے..... جو کائنات کا رازق اور مالک ہے.....
جو ستار اور غفار ہے..... جو رحمن اور رحیم ہے..... جو ہادی اور رشید
ہے..... جو جبار اور قہار بھی ہے..... عزیز اور منتقم بھی ہے۔

حمد و ثناء صرف اس اللہ کے لئے جس نے انسانوں کی
ہدایت کے لئے رسول مبعوث فرمائے..... اپنی عبادت اور بندگی
کے لئے مساجد تعمیر کرنے کا حکم دیا۔

حمد و ثناء صرف اس اللہ کے لئے جس نے مساجد کو ”بیت
اللہ“ کہلانے کا اعزاز بخشا اور حمد و ثناء صرف اس اللہ کے لئے

اور جو تیرے گھروں کی تعمیر سے (اپنا مال) روک لے تو بھی
اس سے (اپنا رزق) روک لے۔

◎ جو تیرے گھر میں آنے والوں کی سرپرستی کرے تو بھی اس
کی سرپرستی فرما اور جو تیرے گھر میں آنے والوں پر عرصہ
حیات تنگ کرے تو بھی اس پر عرصہ حیات تنگ فرما۔

◎ جو تیرے گھروں کی حفاظت کرے تو بھی اس کی حفاظت فرما
اور جو تیرے گھروں کی حرمت پامال کرے تو بھی اس کی
حرمت پامال فرما۔

حمد و ثناء صرف اس ذات پاک کے لئے جو اپنے کمزور،
ناتواں اور مضطرب بندوں کی دعائیں سنتا اور شرف قبولیت عطا
فرماتا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا
مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِينَ



بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پر خلوص ایمانی جذبات کی تعریف ان الفاظ میں فرمائی:

﴿لَمَسْجِدَ أُسَسَ عَلَى التَّقْوَىٰ مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ ۖ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ

أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ ۝﴾ (9:108)

وہ مسجد جس کی پہلے روز سے ہی تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی ہے اس مقصد کے لئے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لئے) کھڑے ہو۔ اس مسجد میں (آنے والے) لوگ ایسے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔“ (سورہ التوبہ، آیت 108)

مسجد کی تعمیر مکمل ہو گئی تو آپ ﷺ نے مدینہ منورہ کا قصد فرمایا۔ مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد جیسے ہی آپ ﷺ کی نشست و برخاست کے معاملات طے ہوئے آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسجد کی تعمیر کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ مسجد کی تعمیر کے لئے رسول اکرم ﷺ نے وہی جگہ منتخب فرمائی جہاں مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد پہلی مرتبہ آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی۔ یہ خالی زمین دو یتیم بچوں کی تھی جن کا تعلق آپ ﷺ کے ننھیالی گھر بنو نجار سے تھا۔ دونوں بچوں نے یہ زمین مسجد کے لئے بلا قیمت دینا چاہی، لیکن آپ ﷺ نے بلا قیمت زمین لینا پسند نہ فرمایا چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اس کی قیمت ادا فرمادی۔

اس زمین میں بعض مشرکین کی قبریں تھیں۔ کچھ جگہ پر درخت اور گھاس پھوس تھا۔ آپ ﷺ کے حکم پر مشرکین کی قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھجور کے درخت کاٹ کر ساری جگہ صاف اور ہموار کر دی گئی اور مسجد کی تعمیر شروع ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد قبا کی طرح یہاں بھی سید الانبیاء، سرور عالم اور جہان نو کے معمار اعظم ﷺ مسجد کی تعمیر میں ایک عام مزدور کی طرح حصہ لیتے رہے۔ کیسا مبارک عمل تھا، کیسے مبارک لمحات تھے اور کیسے مبارک لوگ تھے وہ، جن کے ساتھ دنیا کا سب سے بڑا معلم اور مبلغ مزدوری بھی فرما رہا تھا اور ساتھ ساتھ رجز کے انداز میں فکر آخرت کی تعلیم بھی دے رہا تھا۔

لَا عِشَ إِلَّا عِشَ الْآخِرَةِ ۖ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

ترجمہ ”زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، یا اللہ! مہاجرین اور انصار کی مغفرت فرمادے۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ مل کر جب یہ رجز بلند کرتے ہوں گے تو کیسا ایمان پرور

ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کا قائد اپنے عوام سے کچھ الگ نہیں بلکہ ان کے سارے معاملات میں برابر کا شریک ہے۔ عمر اور یسر، ہر حالت میں ان کے ساتھ ہے، دکھ سکھ میں ان کا سا جھی ہے، جو قانون اور ضابطہ دوسروں کے لئے ہے وہی ضابطہ اور قانون قائد کے لئے بھی ہے۔

رابعاً : آپ ﷺ کے طرز عمل سے چوتھی اور اہم ترین بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ ایک مسلمان دین کے کام میں مشغول ہو یا دنیا کے کام میں اسے فکر آخرت سے کسی صورت غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کام کاج کرتے ہوئے بھی دل و دماغ پر آخرت کی یاد غالب رہنی چاہئے۔

مسجد کی فضیلت:

مسجد صرف عبادت گھر ہی نہیں بلکہ قرآن و حدیث پڑھنے، پڑھانے، وعظ و نصیحت کرنے نیز اسلام کی نشر و اشاعت کا مرکز بھی ہے اس لئے اس کی فضیلت کے بارے میں آپ ﷺ سے بکثرت احادیث مروی ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

- ① اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مسجد تعمیر کرنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بناتے ہیں۔ (بخاری)
- ② مرنے کے بعد مومن کے نیک کاموں میں سے جن کاموں کا اسے اجر و ثواب قیامت تک ملتا رہتا ہے وہ سات ہیں ان میں سے ایک مسجد کی تعمیر ہے۔ (ابن ماجہ)
- ③ روئے زمین پر مساجد اللہ تعالیٰ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ہیں۔ (مسلم)
- ④ مسجد میں ادا کی گئی نماز تہما نماز کے مقابلہ میں 25 تا 27 درجہ زیادہ اجر و ثواب رکھتی ہے۔ (مسلم)
- ⑤ مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر ہیں۔ (مسلم)
- ⑥ مسجد ہر متقی کا گھر ہے۔ (ابن عساکر)
- ⑦ مسجد میں آنے والے نمازی اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ (طبرانی)
- ⑧ قیامت کے روز حشر میں اللہ تعالیٰ کے عرش کے سائے تلے جگہ پانے والے سات آدمیوں میں سے ایک وہ ہے جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے۔ (بخاری)
- ⑨ مسجد میں آ کر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتے ہیں جتنا کسی غائب شخص کے گھر واپس آنے پر اہل خانہ خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

بڑا گہرا تعلق تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ ﷺ گھر کے کام میں مشغول ہوتے، لیکن جیسے ہی اذان کی آواز سنتے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر فوراً مسجد تشریف لے جاتے، سفر سے واپسی ہوتی تو پہلے مسجد تشریف لے جاتے، دو رکعت نماز ادا فرماتے اور پھر گھر قدم رنجہ فرماتے۔ فقر و فاقہ کی نوبت آتی تو مسجد تشریف لے جاتے، خوف گھبراہٹ یا پریشانی کا موقع ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے، آندھی، طوفان باد و باراں ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے، خسوف یا کسوف ہوتا تو مسجد تشریف لے جاتے، مرض الموت میں صرف چار پانچ یوم مسجد میں تشریف نہ لے جاسکے تو طبیعت مبارک بے چین ہوگئی، دواؤ دمیوں کا سہارا لے کر اس حالت میں مسجد تشریف لائے کہ پاؤں مبارک زمین پر گھسٹ رہے تھے۔ اگلے روز اتنی ہمت بھی نہ تھی، پردہ سر کا یا اور مسجد میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا باجماعت رونق افروز منظر دیکھا تو رخ انور مسرت سے متمنا اٹھا۔

آپ ﷺ کی سنت مطہرہ سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ ایک مومن آدمی کے لئے مسجد اس کے ذاتی گھر کی نسبت کہیں زیادہ اہم اور افضل ہے۔ ذاتی گھر میں انسان صرف اپنے جسم و جان کا آرام اور سکون حاصل کرتا ہے جبکہ مسجد میں مومن کی روح کو آرام اور سکون ملتا ہے۔ مومن کا ایمان اور یقین جلا پاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رحمت اور رضا حاصل ہوتی ہے، ملائکہ کی معیت اور دعائیں پانے کا شرف حاصل ہوتا ہے، مسجد کے ساتھ مستقل اور گہرا تعلق رکھنے والوں کے لئے اس سے بڑا اعزاز اور کیا ہوگا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے ایمان کی گواہی دی ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

﴿إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنِ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ (9:108)

”مساجد کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لائیں۔“ (سورہ التوبہ، آیت نمبر 108)

پس ہم میں سے ہر مسلمان کو شعوری طور پر یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم دنیا کے جس خطے میں بھی قیام پذیر ہوں وہاں اگر مسجد نہ ہو تو مسجد کی تعمیر کا اہتمام کریں اگر کوئی مسجد پہلے سے زیر تعمیر ہو تو اس میں قوی، فعلی یا مالی تعاون سے شرکت کا شرف حاصل کریں۔ اگر پہلے سے کوئی مسجد موجود ہو تو اس کی دیکھ بھال، اس کی ضروریات کا اسی طرح خیال رکھیں جس طرح اپنے گھر کی دیکھ بھال اور ضروریات کا خیال رکھتے ہیں۔

محض پانچ نمازوں کے وقت مسجد میں حاضری کا تعلق تو ایک ایسا لازمی و لا بدی امر ہے جس کے بغیر کسی مسلمان کا ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا۔ مسجد کے ساتھ قلبی تعلق تو اس کی تعمیر یا تعمیر کے بعد اس کی دیکھ بھال